سوال

(291)اعتکاف کم از کم کتنے دنوں کا ہو سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(۱)اعتکاف کم از کم اور زیادہ سے زیادہ کتنے دنوں تک ہو سکتا ہے؟

(۲)کیا اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے،اگر ضروری ہے تو کیا جامع مسجد ہونا ضروری ہے؟

(۳)کیا عورت بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہے اگر بیٹھ سکتی ہے تو گھر میں یا مسجد میں؟

(۴)اگر ایام ماہواری آجائیں تو پھر اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

(۵)اعتکاف رمضان کے سوا عام دنوں میں بھی ہو سکتا ہے؟

(٦)معتکف کے لیے شرائط کیا ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱)شریعت مطہرہ میں اعتکاف کے لیے وقت کی کوئی پابندی نہیں۔البتہ رسولِ کریم ﷺ کی اقتداء میں مستحب یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا جائے۔

امام عبدالرزاق نے یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے بسندہ بیان کیا ہے،وہ فرماتے ہیں،میں تھوڑے سے وقفہ کے لیے بہ نیت اعتکاف مسجد میں ٹھہر جاتا ہوں۔(فتح الباری،ج:۴،ص:۲۷۳)

مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو:(فقہ السنة،ج:۱،ص:۴۷٦،سید سابق)

(۲)ہاں اعتکاف کے لیے مسجد کا وجود ضروری ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَالاِعْتِکَافُ لُغَةً لُزُومُ الشَّيئِ وَحَبْسُ النَّفْسِ عَلَيْهِ وَشَرْعًا الْمَقَامُ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ شَخْصٍ مَخْصُوصٍ عَلَی صِفَةٍ مَخْصُوصَةٍ.' (فتح الباری،ج:۴،ص:۲۷۱)

''یعنی اعتکاف کا لغوی معنی کسی شئے کو لازم پکڑنا اور نفس کو اس پر بند رکھنا اور شرع میں مخصوص شخص کا مخصوص صفت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنے کا نام ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی تعریف میں مسجد کا وجود مضمر ہے اور قرآنِ مجید میں ہے:

وَلا تُبـٰشِروهُنَّ وَأَنتُم عـٰكِفونَ فِى المَسـٰجِدِ ۔۔۔ ١٨٧ ۔۔۔ سورة البقرة

''جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو عورتوں سے مباشرت مت کرو۔''

وجہ استدلال یہ ہے کہ اعتکاف اگر مسجدوں کے علاوہ بھی جائز ہوتا تو مباشرت کی حرمت مسجدوں کے ساتھ مخصوص کرنے کی سرے سے ضرورت ہی نہیں تھی۔ کیونکہ جماع بالاجماع اعتکاف کے منافی ہے۔ (فتح الباری:۴، ص:۲۷۳)

تاہم اولیٰ یہ ہے کہ اعتکاف جامع مسجد میں بیٹھا جائے تاکہ جمعہ کی ادائیگی کے لیے وہاں سے نکلنے کی نوبت پیش نہ آئے۔ علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'ہٰذَا ہُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدِی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔' (تحفۃ الاحوذی، ج:۳، ص:۵۲۰، طبع مصری)

''یعنی میرے نزدیک پسندیدہ بات یہی ہے۔''

جب کہ امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک بلا تخصیص تمام مسجدوں میں اعتکاف بیٹھنا جائز ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنی ''صحیح'' میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے:

'بَابُ الاِعْتِکَافِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَالاِعْتِکَافِ فِی الْمَسَاجِدِ کُلِّہَا۔' (فتح الباری، ج:۴، ص:۲۷۱)

وجہ استدلال یہ ہے کہ قرآنی لفظ فِى المَسـٰجِدِ غیر مخصص بلا قید ہے۔ لہٰذا جملہ مساجد میں اعتکاف جائز ہے بنا بریں اگر کوئی شخص غیر جامع میں اعتکاف بیٹھ جائے تو اس کے لیے دوسری جگہ جمعہ پڑھنے کے لیے نکلنا جائز ہوگا۔ کیوں کہ جمعہ فرض ہے اور اعتکاف عام حالات میں غیر واجب ہے۔ واجب غیر واجب پر بہر صورتِ مقدم ہے۔

(۳) عورت اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔ چنانچہ ''صحیح بخاری'' میں حدیث ہے:

'عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا: اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ذَکَرَ اَنْ یَعْتَکِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَاْذَنَتْہُ عَائِشَۃُ، فَاَذِنَ لَہَا۔' (صحیح البخاری، بَابُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَعْتَکِفَ، ثُمَّ بَدَا لَہُ اَنْ یَخْرُجَ، رقم:۲۰۴۵)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اعتکاف بیٹھنے کی اجازت چاہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمادی۔''

ہم نے اختصار کے پیش نظر باقی حصہ حذف کردیا ہے۔ اصلاً پورے قصے کا تعلق مسجد میں اعتکاف بیٹھنے سے ہے۔ ''صحیح بخاری'' میں تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اسی واقعہ سے معلوم ہوا کہ عورت کے لیے بھی مقام اعتکاف صرف مسجد ہے گھر نہیں۔ نیز اعتکاف کی شرعی تعریف بھی اس پر دال ہے اور ظاہر واقعہ کی بنا پر بعض اہل علم نے عورت کے ساتھ شوہر کے اعتکاف کو ضروری قرار دیا ہے لیکن یہ نظریہ کمزور ہے اس لیے کہ ازواج مطہرات نے آپ کی وفات کے بعد بھی اعتکاف کیا ہے۔ حدیث میں ہے:

'ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ' (بخاری مع فتح الباری، ج:۴، ص:۲۷۱) صحیح البخاری، بَابُ الاِعْتِکَافِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، ...الخ، رقم:۲۰۲۶، صحیح مسلم، بَابُ اعْتِکَافِ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، رقم:۱۱۷۲، سنن ابی داؤد، بَابُ الاِعْتِکَافِ، رقم:۲۴۶۲)

جب کہ ازواج مطہرات کے بارے میں یہ بات مسلم ہے کہ ان کے لیے کسی بھی دوسرے شخص سے آپ کے بعد نکاح کرنا حرام تھا۔

قرآن میں ہے : وَلَآ أَن تَنكِحُوٓا۟ أَزْوَٰجَهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦٓ أَبَدًا (الاحزاب:۵۳)

لامحالہ وہ اکیلی ہی اعتکاف بیٹھتی تھیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مسجد میں اعتکاف کی صورت ہو۔ عورت کو مکمل تحفظ ہونا چاہیے اور اگر دورانِ اعتکاف عورت کو حیض شروع ہوجائے تو اعتکاف چھوڑ دے۔ اس حالت میں نماز روزہ جیسے اہم ارکان ساقط ہوجاتے ہیں تو اعتکاف کا ساقط ہونا معمولی بات ہے۔

(۴) اعتکاف رمضان کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی ہوسکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد الحرام میں اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا:

'أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔' (صحيح البخاري، بَابُ إِذَا نَذَرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ، رقم:۲۰۴۳)

''یعنی اپنی نذر پوری کر۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نذر اس وقت پوری کی تھی جب آپ سن آٹھ ہجری ماہ ذوالقعدہ میں حنین سے واپسی پر جعرانہ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ غیر رمضان میں بھی اعتکاف ہوسکتا ہے۔

(۵) معتکف کے لیے شرائط یہ ہیں کہ وہ مسلمان ہو اور اگر وہ بچہ ہو تو ممیز ہو۔ جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہو۔ فقه السنة، ج:۱، ص:۴۷۷

یاد رہے استحاضہ کا خون اعتکاف سے مانع نہیں۔ اس حالت میں عورت شرعاً طاہرہ ہے۔ نماز، روزہ وغیرہ ادا کرے گی اور خاوند کے لیے مجامعت بھی جائز ہے۔ (وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔)
(استحاضہ۔ حیض سے مختلف چیز ہے حیض ایام ماہواری کے خون کو کہا جاتا ہے، ان ایام میں عورت کو نماز معاف ہے۔ روزے بھی نہیں رکھ سکتی۔ تاہم روزوں کی بعد میں ادائیگی ضروری ہے۔ استحاضہ میں بھی عورت کو خون آتا ہے لیکن یہ ایک بیماری ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ اس میں عورت کے لیے نماز پڑھنا بھی ضروری ہے اور روزہ رکھنا بھی۔ جیسا کہ حصرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا ہے۔ (ص۔ع)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الصوم: صفحہ:277

محدث فتویٰ